49037 ـ مغرب كى ا يك ركعت جماعت كے ساتھ پالينے والا شخص باقى نماز كيسے مكمل كرے گا ؟

سوال

اگر ميں مغرب كى نماز ميں جماعت كے ساتھ دوسرى ركعت ميں تشھد كے دوران ملوں تو باقى نماز كيسے مكمل كرونگا ؟
ميں اٹھ كر امام كے ساتھ تيسرى ركعت مكمل كروں اور تشھد كے بعد اٹھ كر اپنى تيسرى ركعت ادا كروں اور تشھد ميں بيٹھوں يا كيا كروں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر آپ مغرب كى نماز ميں جماعت كے ساتھ درميانى تشھد ميں مليں تو آپ تيسرى ركعت ميں امام كى متابعت اور اقتدا كرينگے اور پھر تشھد بيٹھ كر امام كے سلام كے بعد اٹھ كر اپنى باقى مانند نماز مكمل كرينگے، آپ دو ركعات باقى ہيں، تو ان ميں سے پہلى ميں آپ سورۃ الفاتحہ اور اس كے بعد كوئى سورۃ پڑھيں، اور پھر تشھد ميں بيٹھيں جو كہ آپ كى درميانى تشھد ہو گى.

پھر اٹھ كر تيسرى ركعت ادا كريں اور اس ميں صرف سورۃ الفاتحۃ پڑھيں، اور پھر آخرى تشھد بيٹھ كر سلام پھير ليں.

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے وہ اس پر مبنى ہے كہ اس نے امام كے ساتھ جو ركعت پائى وہ اس كى نماز كا اول حصہ تھا، اور جو وہ انفرادى طور پر ادا كر رہا ہے وہ اس كى نماز كا آخرى حصہ ہے، امام شافعى رحمہ اللہ كا مسلك يہى ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى " المجموع " ميں كہتے ہيں:

اگر اس نے امام كے ساتھ ايك ركعت پائى تو وہ امام كے سلام پھيرنے كے بعد اٹھ كر ايك ركعت ادا كر كے تشھد بيٹھے گا اور پھر تيسرى ركعت ادا كر كے تشھد بيٹھے گا "

ديكھيں: المجموع (4 / 117).

پھر كہتے ہيں:

(ہم ذكر كر چكے ہيں كہ ہمارا مسلك يہ ہے كہ مسبوق نے جو جماعت كے ساتھ نماز پائى وہ اس كى نماز كا اول حصہ ہے، اور جو اس نے بعد ميں ادا كى وہ اس كا آخرى حصہ ہے، سعيد بن مسيب، حسن بصرى، عطاء، عمر بن عبدالعزيز، اور مكحول، زہرى، اوزاعى، سعيد بن عبد العزيز، اسحاق، رحمہم اللہ كا يہى قول ہے جو ابن منذر رحمہ اللہ نے ان سے بيان كيا ہے.

اور ميں بھى يہى كہتا ہوں، ان كا كہنا ہے كہ: عمر، على، اور ابو درداء رضى اللہ تعالى عنہم سے مروى ہے اور ان سے ثابت نہيں، يہ امام مالك سے روايت اور داود كا بھى يہى كہنا ہے.

اور ابو حنيفہ، مالك، ثورى، اور احمد رحمہم اللہ كا كہنا ہے كہ: اس نے جو جماعت كے ساتھ پائى وہ اس كى نماز كا آخرى اور جو بعد ميں ادا كى اس كى نماز كا اول حصہ ہے.

اسے ابن منذر نے ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ اور مجاہد، ابن سيرين سے بيان كيا ہے، اور ان كى دليل يہ پيش كى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم جو پالو وہ ادا كرو، اور جو رہ جائے اس كى قضاء كر لو "

اسے بخارى اور مسلم نے روايت كيا ہے.

اور ہمارے اصحاب نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے اس فرمان سے دليل لى ہے كہ:

" جو تم پالو وہ ادا كرو، اور جو رہ جائے وہ مكمل اور پورى كرلو "

اسے بخارى اور مسلم نے بہت سے طرق سے روايت كيا ہے.

بيہقى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

جنہوں نے " پورى اور مكمل كرو " روايت كيا ہے وہ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے زيادہ حافظ اور التزام كرنے والے ہيں جو كہ حديث كے راوى ہيں تو وہ زيادہ اولى ہيں.

شیخ ابو حامد اور الماوردی کہتے ہیں:

کسی چیز کا اتمام اور پورا کرنا اس وقت ہوتا ہے جب اس کا پہلا حصہ گزر چکا ہو اور اس کی آخری حصہ باقی ہو.

اور بیھقی نے بھی ہمارے مسلك جیسا ہی عمر بن خطاب، علی ، اور ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہم اور ابن مسیب، حسن، عطاء، اور ابن سیرین، ابو قلابہ رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے.

اور رہی یہ روایت کہ:

اس کی قضاء کرو"

اس کا جواب دو طرح ہے:

پہلی وجہ:

فاتموا یعنی پوری اور مکمل کرو والی روایت کے رواۃ زیادہ اور احفظ ہیں.

دوسری وجہ:

قضاء فعل پر محمول ہے، نہ کہ اصطلاح میں معروف قضاء پر، کیونکہ یہ اصطلاح متاخرین فقھاء کرام کی ہے، اور عرب قضاء کو فعل کے معنی پر اطلاق کرتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب تم اپنے مناسك ادا کر چکو.

اور فرمان ہے:

جب آپ نماز ادا کر چکیں.

شیخ ابو احمد کہتے ہیں:

مراد یہ ہے کہ: تمہاری نماز میں سے جو رہ جائے نہ کہ امام کی نماز میں سے، اور مقتدی کی جو نماز رہ گئی ہے وہ نماز کا آخری حصہ ہے. واللہ اعلم. اھ

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

سوال:

میں مسبوق کی نماز کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں:

1 ـ جب امام نماز مغرب میں ایك یا دو رکعت پڑھا چکا ہو.

2 ـ اگر چار رکعت والی نماز میں امام ایك یا دو رکعت ادا کر چکا ہو.

مسبوق کیا پڑھے گا، کیا وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھے گا یا کہ اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی ؟

جواب:

مسبوق شخص امام کے ساتھ جو نماز پائے وہ مقتدی کی نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، چنانچہ جس نے امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں سے ایك رکعت پائی تو وہ نماز کا اول حصہ شمار ہو گا، جب امام کی سلام کے بعد وہ کھڑا ہو کر فوت شدہ نماز کی رکعات مکمل کرے، اور اس میں سے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ یا کچھ آیات کی تلاوت کرے گا کیونکہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے، اور پھر درمیانی تشھد بیٹھےگا، پھر مغرب کی رہ جانے والی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت ہے، اور پھر وہ آخری تشھد بیٹھےگا.

اور اگر اس کی ایك رکعت رہ جائے اور امام کے ساتھ اس نے دو رکعت ادا کیں، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنے والی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی تیسری رکعت تھی.

لیکن اگر نماز چار رکعت والی ہو اور اس نے امام کے ساتھ تین یا دو رکعت ادا کیں تو باقی ماندہ رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ ہی تلاوت کرےگا، کیونکہ یہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہے، اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ کی تلاوت نہیں کرنا ہو گی، فقھاء کرام کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 322).

والله اعلم .